بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلند آواز سے تشہد پڑھنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی نے بھولے سے تشہد بلند آواز سے پڑھ لی تو کیا حکم ہے ؟

جواب

اگر کوئی شخص تشہد بلند آواز سے پڑھ لے تو نماز ادا ہو جائے گی، محض بلند آواز سے تشہد پڑھنے کی بنا پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا، نہ اس نماز کا اعادہ یعنی دوبارہ پڑھنا ضروری ہوتا ہے کیونکہ جہر و سرّ یعنی نماز میں بلند آواز سے کچھ پڑھنے یا آہستہ آواز سے پڑھنے کا وجوب صرف قراءت کے ساتھ خاص ہے۔ اس کے علاوہ نماز میں دعا، ثناء، تسبیحات، تشہد وغیرہ میں اصل یہ ہے کہ انکو آہستہ آواز سے پڑھا جائے بلکہ تشہد کو آہستہ آواز سے پڑھنا سنت ہے، اس کی صراحت خود روایت میں موجود ہے لہذا دعا یا تشہد وغیرہ کو بلند آواز سے پڑھنا خلافِ سنت ہے، البتہ کسی نے بلند آواز سے پڑھ لیا تو خلافِ سنت عمل کا ارتکاب کیا مگر نماز ادا ہو جائے گی اور اس نماز میں سجدہ سہو یا اس کا اعادہ واجب نہیں۔

تشہد کو آہستہ آواز میں پڑھنا سنت ہے جیسا کہ امام سلیمان بن اشعث سجستانی المعروف امام ابو داوٗد رحمۃ اللہ علیہ (متوفی : 275ھ) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا : ”من السنۃ ان یخفی التشھد“ یعنی تشہد کو آہستہ آواز میں پڑھنا سنت میں سے ہے۔

اس کی شرح میں علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی : 855ھ) فرماتے ہیں : ”وبھذا اخذ العلماء ان المُصلی یخفی التشھد ولانہ دعاء والاصل فی الدعاء الاخفاء“ یعنی اس روایت کی بنیاد پر علمائے کرام نے یہ مسئلہ اخذ فرمایا کہ نمازی تشہد آہستہ آواز میں پڑھے گا کیونکہ تشہد دعا بھی ہے اور دعا میں اصل آہستہ آواز میں کرنا ہے۔ (سنن ابی داوٗد و شرحہ للعینی، ج 4، ص 271، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

علامہ سید احمد طحطاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی : 1231ھ) حاشیہ مراقی الفلاح میں فرماتے ہیں : ”وقد نصوا ان وجوب الاسرار مختص بالقراءۃ فلو جھر بالاذکار والادعیۃ ولو تشھداً لا سھو علیہ“ یعنی مشائخِ احناف نے صراحت فرمائی کہ آہستہ آواز میں پڑھنے کا وجوب صرف قراءت کے ساتھ خاص ہے لہذا اگر اذکار اور دعائیں بلند آواز سے پڑھیں اگرچہ تشہد بھی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ص 461، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی : 1367ھ) فرماتے ہیں : "ثنا و دعا و تشہد بلند آواز سے پڑھا تو خلافِ سنت ہوا مگر سجدہ سہو واجب نہیں۔" (بہارِ شریعت، ج 1، حصہ 4، ص 715، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

مذکورہ مسئلے میں فقہی نکتہ :

مشائخِ کرام رحمہم اللہ السلام نے صراحت فرمائی ہے کہ اگر کسی نے تشہد بلند آواز سے پڑھ لیا تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔ لیکن اس مسئلے کو لکھنے کے بعد محقق امام ابن امیر حاج رحمۃ اللہ علیہ نے منیۃ المصلی کی شرح حلبۃ المجلی میں اس حکم کو محلِ غور قرار دیا اور صاحبِ بحر الرائق نے ان کی اس بات کو برقرار رکھا، تردید نہیں فرمائی نیز خاتمۃ المحققین علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس بات کو نقل کیا اور انہوں نے بھی اس کی تردید نہیں فرمائی چنانچہ اس پر امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے صاحبِ حلبہ اور صاحبِ بحر الرائق دونوں کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ فتوی اسی پر دیا جائے گا جس کی تصریح مشائخِ کرام نے فرمائی کہ بلند آواز سے تشہد پڑھنے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔

محقّق امام شمس الدین محمد بن محمد المعروف ابن امیر حاج حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی : 879ھ) شرح منیہ میں، ان کے حوالے سے محقّق علامہ زین الدین بن ابراہیم المعروف ابنِ نجیم مصری حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی : 970ھ) شرح کنز میں اور خاتمۃ المحققین علامہ محمد امین المعروف ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی : 1252ھ) حاشیہ درِّ مختار میں فرماتے ہیں : واللفظ للشامی "قد صرحوا بانه اذا جهر سهوا بشیء من الادعیة والاثنیة ولو تشهدا فانه لا یجب علیه السجود قال فی الحلبة: ولا یعری القول بذلك فی التشهد عن تامّل وأقرّه فی البحر" یعنی مشائخِ احناف نے صراحت فرمائی کہ اگر کسی نے دعا یا ثنا بلند آواز سے پڑھ لی اگرچہ تشہد بلند آواز سے پڑھ لی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ حلبۃ المجلی میں کہا کہ تشہد کے بارے میں اس طرح کا حکم بیان کرنا محلِ غور ہے اور صاحبِ حلبہ کی اس بات کو صاحبِ بحر نے برقرار رکھا (یعنی رد نہیں کیا)۔ (ردّ المحتار علی الدرّ المختار، ج 2، ص 658، مطبوعہ کوئٹہ)

اس کے تحت شیخ الاسلام والمسلمین امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (متوفی : 1340ھ) ارشاد فرماتے ہیں : "(قوله: وأقرّه فی البحر) اقول: ومثل هذا القول عن المحقّق ابن امیر الحاج وتقریره من البحر لا یصدّ عن الافتاء بما صرّحوا به" یعنی میں کہتا ہوں کہ محقق ابن امیر حاج کا اس طرح کی بات کرنا (یعنی سجدہ سہو واجب نہ ہونے کو محلّ غور قرار دینا) اور صاحبِ بحر کا اس کو برقرار رکھنا، ہمیں مشائخ کی تصریح پر فتوی دینے سے نہیں روک سکتا۔ (جدّ الممتار، ج 3، ص 531، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا رضا محمد عطاری مدنی

فتوی نمبر : Nor-13195

تاریخ اجراء : 09 جمادی الاخری 1445ھ / 23 دسمبر 2023ء